رہنمائے دارالقضاء

شائع کردہ

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ
76A/1 مین مارکیٹ، اوکھلا گاؤں، جامعہ نگر، نئی دہلی-۵۲
فون وفیکس: ۲۶۳۲۲۹۹۱-۱۱۰
E-mail: aimplboard@gmail.com :ای میل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفے چند

دارالقضا کمیٹی آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے اپنی پہلی نشست منعقدہ ۴/اپریل ۲۰۰۳ء میں جو تجاویز منظور کی تھیں ان میں سے تجویز (۸) یہ تھی: ''بورڈ کی جانب سے مقدمات کے لئے ضوابط اور دارالقضاء کے طریقۂ کار کے سلسلہ میں رہنمائے دارالقضاء (مطبوعہ امارت شرعیہ بہار واڑیسہ) کو تسہیل اور ضروری حذف واضافہ کے ساتھ شائع کیا جائے تاکہ ہر جگہ لوگ اس سے فائدہ اٹھاسکیں''۔

اس تجویز کو روبہ عمل لاتے ہوئے تسہیل اور ضروری حذف واضافہ کے ساتھ ''رہنمائے دارالقضاء'' کی اشاعت عمل میں لائی جارہی ہے، تاکہ دارالقضاء کی طرف رجوع کرنے والے اس سے فائدہ اٹھاسکیں اور عام لوگوں کو بھی دارالقضاء کے طریقۂ کار کے بارے میں واقفیت ہوسکے۔

ہندوستان میں قضا کا کام کرنے والے چند ممتاز قاضیوں سے یہ فرمائش کی گئی تھی کہ وہ ''رہنمائے دارالقضاء'' کا غور سے مطالعہ فرماکر مناسب ترمیم اور حذف واضافہ تجویز فرمائیں، اس سلسلے میں صرف حضرت مولانا محمد قاسم صاحب دامت برکاتہم (قاضی دارالقضاء امارت شرعیہ مدرسہ رحمانیہ سوپول، دربھنگہ، بہار) کا مکتوب اور تجاویز موصول ہوئیں، مولانا موصوف کی تجاویز وآراء سے پورا استفادہ کیا گیا، ہم موصوف کے بہت بہت شکرگذار ہیں۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی طرف سے ''رہنمائے دارالقضاء'' کی اشاعت کے موقع پر درج ذیل وضاحتیں ضروری معلوم ہوتی ہیں۔

۱- جہاں جماعت مسلمین یا شرعی پنچایت ہو وہاں بھی اور جہاں با قاعدہ قاضیوں کی تقرری ہو وہاں بھی ''رہنمائے دارالقضاء'' کی حیثیت ایک رہنما اصول کی ہے، جس کے ذریعہ حدود شرع میں خصومات اور تنازعات کا حل انجام پائے گا۔

۲- مختلف فقہی مسالک کی روشنی میں جن علاقوں میں جس فقہ پر عامۃ المسلمین کا عمل ہے ان حلقوں کو اپنی فقہی مسلک کے مطابق نظام قضاء قائم کرنے کا کلی اختیار ہے، لیکن اگر رہنمائے دارالقضاء میں درج طریقۂ کار کو اپنایا جائے گا تو حق بھی منقح ہوگا اور فریقین کو اطمینان بھی ہوگا اور اسلامی نظام عدل کی عظمت بھی برقرار رہے گی۔

۳- فسخ وتفریق کے بعض اسباب وہ ہیں جن کی بنا پر حنفیہ کے نزدیک تفریق کی جائے گی لیکن دوسرے فقہاء مثلاً شافعیہ اسے فسخ وتفریق کا سبب نہیں قرار دیتے مثلاً حرمت مصاہرت بہ سبب زنا و دواعی جماع، اس طرح کے مسائل میں شافعی قاضی اپنے مسلک کے مطابق فیصلہ کریں گے۔

''رہنمائے دارالقضاء'' کی اشاعت انشاء اللہ تعالیٰ قیام دارالقضاء کی تحریک کو آگے بڑھائے گی اور ہمارے بزرگوں کا یہ خواب شرمندہ تعبیر ہوگا کہ پورے ہندوستان میں مضبوط اور استوار بنیادوں پر قضاء شرعی کا کام انجام پائے اور مظلوم وستم رسیدہ افراد کے لئے انصاف کا حصول آسان ہوجائے۔

عتیق احمد قاسمی بستوی
کنوینر دارالقضاء کمیٹی آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ
۱۳ر شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ
مطابق ۱۱ر اکتوبر ۲۰۰۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استغاثہ دائر کرنے کا طریقہ:

اگر قاضی شریعت کے پاس کوئی شخص دعویٰ دائر کرنا چاہے تو درخواست میں مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھے۔

۱- درخواست کے سرنامہ پر

(بہ دارالقضاء ....) لکھے، خالی جگہ پر اس مقام کا نام لکھے، جہاں کے دارالقضاء میں درخواست دینا ہے۔

۲- اس سرنامہ کے نیچے (مقدمہ نمبر ....ء ــــ ھ) لکھ کر خالی چھوڑ دے، یہ جگہ دارالقضاء کے محرر پُر کریں گے۔

۳- اس کے بعد درخواست دینے والے کا نام، اس کے والد کا نام، مقام وڈاک خانہ، تھانہ اور ضلع لکھ کر آخر میں مدعی یا مدعیہ لکھ دیا جائے۔

۴- اس کے نیچے درمیان میں بنام لکھ کر جس کے خلاف درخواست دینی ہو اس کا نام، والد کا نام، مقام، ڈاک خانہ، تھانہ اور ضلع لکھا جائے اور آخر میں مدعا علیہ، یا مدعا علیہا لکھا جائے۔

۵- اس کے بعد قاضی شریعت کو مخاطب کرتے ہوئے دعویٰ سے متعلق واقعات کی تفصیل لکھ دی جائے۔

۶- اسباب وواقعات کی تفصیل کے بعد درخواست دہندہ کو چاہئے کہ مدعا علیہ کے خلاف اس کا جو مطالبہ ہو اسے صاف صاف اور واضح کر کے لکھے اور دعویٰ صاف لفظوں میں معین کرے۔

۷- درخواست کے آخر میں درخواست دہندہ کا دستخط یا نشان انگوٹھا بھی ضروری ہے، اگر درخواست پر نشانِ انگوٹھا لگایا جائے تو درخواست لکھنے والے کو چاہئے کہ اس کے نیچے نشان انگوٹھا لگانے والے کا نام لکھ کر دستخط کر دے کہ میرے سامنے یہ نشان انگوٹھا لگایا گیا۔

۸- ہر درخواست کے ساتھ اس کی دو نقلیں یا فوٹو کاپی آنا ضروری ہے، اگر مدعا علیہ چند ہوں تو مدعا علیہم کی گنتی کے مطابق درخواست کی نقلیں یا فوٹو کاپی آنی چاہئیں۔

۹- درخواست مکمل کر لینے کے بعد اسے دستی دار القضاء میں جمع کر دیا جائے یا رجسٹرڈ ڈاک سے قاضی شریعت کے پتہ پر بھیج دیا جائے۔

۱۰- درخواست دائر نمبر ہونے کے لئے ضروری ہے کہ مبلغ ....روپے اخراجات ڈاک کے لئے بذریعہ منی آرڈر یا دستی دار القضاء میں داخل کئے جائیں، روپے اگر بذریعہ منی آرڈ بھیجے جائیں تو کوپن پر درخواست کا حوالہ دے دیا جائے اور لکھا جائے کہ یہ روپے مقدمہ کے لئے ہیں۔

۱۱- درخواست ہمیشہ فل اسکیپ سائز کے کاغذ پر لکھی جائے۔

۱۲- مناسب یہ ہے کہ فریقین کا پتہ صاف صاف انگریزی میں بھی لکھا جائے۔

۱۳- یہ ضروری ہے کہ درخواست اردو رسم الخط میں لکھی جائے، اگر کوئی تحریر بطور ثبوت کسی دوسری زبان میں یا کسی دوسرے رسم الخط میں ہو تو اس کے ساتھ اس کا اردو میں ترجمہ بھی داخل کیا جائے۔

مدعا علیہ کے یاد رکھنے کی باتیں:

۱- دار القضاء میں مقدمہ دائر ہونے پر مدعا علیہ کو درخواست کی نقل بھیجی جاتی ہے، اور اس سے تاریخ مقررہ تک جواب طلب کیا جاتا ہے، اس جواب کو بیان تحریری کہا جاتا ہے، مدعا علیہ کو چاہئے کہ درخواست (عرضی دعویٰ) کو غور سے پڑھ کر جو باتیں اس کے خیال میں صحیح ہوں ان کا اقرار کرے، اور جو باتیں اس کے خیال میں غلط ہوں ان سے انکار کرے، یہ مفصل جواب لکھ کر اپنے دستخط یا نشان انگوٹھا کے ساتھ دار القضاء میں داخل کرے۔

۲- فریقین کی سہولت کے لئے کارروائی کی اطلاعات فریقین کو بذریعہ ڈاک دی جاتی ہیں، ورنہ قاضی شریعت کے احکام کو جانتے رہنا اصولاً خود فریقین کی ذمہ داری ہے۔

۳- مدعا علیہ کو چاہئے کہ اس پر جو الزام عاید کیا گیا ہے اس کا صحیح جواب دار القضاء میں داخل کرکے ضروری شواہد وثبوت پیش کرے، (اگر وہ ضرورت محسوس کرے)۔

حقیت کا دعویٰ:

۱- اگر کسی زمین کے بارے میں کوئی دعویٰ دائر کیا جائے تو ضروری ہے کہ اس کا خسرہ، کھاتا، اور چوحدی صاف صاف درخواست میں لکھ دی جائے۔

۲- اگر دعویٰ کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد میں وراثت یا حصہ کا کیا جائے تو ضروری ہے کہ کل متروکہ یا مشترکہ چیزوں کی تفصیل لکھی جائے اور مناسخہ بھی داخل کیا جائے، جس سے درخواست دہندہ کا حصہ جس کے بارے میں اس کا دعویٰ ہو متعین طریقہ پر معلوم ہو جائے۔

۳- حقیت کے بارے میں جب بھی دعویٰ کیا جائے تو تمام ان لوگوں کو فریق گردانا جائے، جواس جھگڑے والی چیز میں حصہ دار ہوں۔

۴- اگر روپے یا زیورات یا کسی دوسری منقولہ جائداد کے بارے میں کوئی دعویٰ ہو تو روپے کی مقدار اور زیور کا وزن اور سونے کا ہے یا چاندی کا اور دوسری ضروری تفصیل درخواست میں لکھ دی جائے۔

میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کی درخواستیں:

دارالقضاء میں عموماً فسخ نکاح کے مقدمات دائر ہوتے ہیں، اس لئے اس کے متعلق ضروری تفصیلات ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کی شرعاً تین صورتیں ہیں: ۱-طلاق، ۲-خلع اور ۳-فسخ یا تفریق۔

خلع:

عموماً لوگ خلع اور فسخ کے فرق کو نہیں سمجھتے ہیں، درخواست فسخ نکاح کی دینی مقصود ہوتی ہے، لیکن درخواست میں لوگ یہ لکھ دیتے ہیں کہ خلع کردیا جائے، اس لئے مندرجہ ذیل باتوں کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔

۱- شوہر کی طرف سے کسی عوض کے مقابلہ میں جس پر میاں بیوی کا اتفاق ہو گیا ہو رشتہ نکاح ختم کرنا خلع ہے، خواہ لفظ خلع کے ذریعہ ہو یا مبارأت کے ذریعہ یا لفظ یا اس کے ہم معنی الفاظ میں سے کسی لفظ کے ذریعہ۔

۲- اور شوہر کی شرطیں جب بیوی منظور کر لیتی ہے اور شوہر رشتہ نکاح ختم کرنے والا لفظ

استعمال کرلیتا ہے تو طلاق بائن واقع ہو جاتی ہے، اس طرح خلع میں میاں بیوی کی رضا ضروری ہے۔

۳- فریقین اگر چاہیں تو خلع اپنی پسندیدہ شرطوں پر بطور خود بھی کرسکتے ہیں۔

۴- خلع دارالقضاء کی نگرانی میں بھی ہوسکتا ہے، اس کی صورت یہ ہوگی کہ درخواست دائر ہونے پر فریقین سے گفتگو کے بعد جو شرائط طے پا جائیں گی ان کو باضابطہ تحریر کرلیا جائے گا، اور جو معاوضہ عورت کی طرف سے شوہر کو ملنا چاہئے اسے دلانے کے بعد شوہر سے طلاق دلوادی جائے گی۔

۵- خلع کی درخواست بیوی بھی دے سکتی ہے، اور شوہر بھی، جو بھی درخواست دے اسے اس کی وضاحت کرنی ہوگی کہ فلاں اسباب کی وجہ سے ہم میاں بیوی میں نباہ مشکل ہے، اس کے متعلق جب قاضی شریعت کو اطمینان ہو جائے گا کہ واقعۃً دونوں میں نباہ کی کوئی صورت نہیں ہے تو خلع کا مشورہ فریقین کو دیا جائے گا۔

۶- عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ خلع میں دین مہر عورت ہی مرد کو دے گی، چاہے مرد نے اب تک بیوی کا دین مہر ادا نہ کیا ہو، حالانکہ یہ ہرگز ضروری نہیں ہے، بلکہ اس کی اصلی صورت یہ ہے کہ اگر میاں اور بیوی میں نباہ نہیں ہو رہا ہے اور اس میں مرد کا کوئی قصور نہ ہو، بلکہ اس کا باعث خود عورت کی کوئی کمزوری ہو، یا فطری طور پر دونوں کے مزاج میل نہ کھاتے ہوں تو ایسی صورت میں یہ جائز ہے کہ عورت مرد کو کچھ مال دے کر طلاق پر راضی کرلے، اگر مرد دین مہر ادا کرچکا ہو، تو دین مہر کی واپسی پر بھی معاملہ طے ہوسکتا ہے، اور اگر مرد نے مہر کی رقم ادا نہیں کی ہے اور مرد پر اتنی رقم کا ادا کرنا واجب ہے تو اس کی معافی پر بھی بات طے ہوسکتی ہے۔

قرآن شریف میں خلع کی صورت میں شوہروں کو منع کیا گیا ہے کہ وہ اپنی دی ہوئی رقم سے فاضل رقم عورتوں سے لیں۔

تفریق:

نیچے لکھے ہوئے اسباب کی بنیاد پر نکاح فسخ کیا جاتا ہے، یا میاں بیوی کے درمیان تفریق کا حکم دیا جاتا ہے۔

۱- شوہر کا مفقود الخبر ہونا۔

۲- شوہر کا غائب ہونا۔

۳- شوہر کا ادائیگی نفقہ سے عاجز ہونا۔

۴- شوہر کا استطاعت کے باوجود نفقہ نہ دینا۔

۵- شوہر کا بیوی پر ظلم کرنا، اور ان حقوق کو ادا نہ کرنا جو شریعت نے مرد پر ضروری قرار دیا ہے، یا ان حقوق کی ادائیگی پر قادر نہ ہونا۔

۶- شوہر کا مجبوب ہونا۔

۷- شوہر کا عنّین ہونا۔

۸- شوہر کا مجنون ہونا۔

۹- شوہر کا مجذوم، مبروص ہونا، یا ایسے مرض میں مبتلا ہونا جس کے باعث بغیر ضرر کے عورت کا ساتھ رہنا ناممکن ہو مثلاً ایڈز۔

۱۰- نکاح کا غیر کفو میں ہونا، یا غبن فاحش کے ساتھ ہونا۔

۱۱- نابالغ کا خیار بلوغ کے حق کو اختیار کرنا۔

۱۲- عورت کا حرمت مصاہرت بہ سبب زنا و دواعی جماع سے دوچار ہونا۔

۱۳- شوہر کا مرتد ہوجانا۔

۱۴- نکاح کے بعد رضاعت کا علم ہوجانا۔

اوپر جو اسباب لکھے گئے ہیں ان کی وضاحت نمبر وار کی جاتی ہے۔

شوہر کا مفقود الخبر ہونا:

۱- مفقود الخبر اس شخص کو کہتے ہیں جو غائب ہو، اور کچھ پتہ نہ ہو کہ کہاں ہے، اور زندہ ہے یا مرگیا۔

۲- ایسی عورت جس کا شوہر مفقود الخبر ہو، وہ قاضی شریعت کی عدالت میں علیحدگی کی درخواست دے سکتی ہے۔

۳- اگر عورت شوہر کا مفقود الخبر ہونا قاضی کے نزدیک ثابت کردے گی تو عام حالات میں درخواست کی تاریخ سے چار سال تک شوہر کے انتظار کا حکم دیا جائے اور شوہر جس علاقہ کا ہے یا جس علاقہ میں اس کے ہونے کا امکان ہے وہاں کے اخبار میں اس کے بارے میں اعلان شائع کیا جائے گا۔

۴- مدعیہ کی درخواست پر دوسرے اخبارات میں بھی اشتہار دیا جاسکتا ہے، جس کی اجرت مدعیہ کے ذمہ ہوگی۔

۵- اگر شوہر اس عرصہ میں واپس آگیا تو بہتر، ورنہ عورت ایک دوسری درخواست کے ذریعہ قاضی شریعت سے مطالبہ کرے گی کہ وہ چار سال تک انتظار کرتی رہی لیکن اس کا شوہر واپس نہیں آیا، اس لئے اس کا نکاح توڑ دیا جائے، تو قاضی شریعت اپنے اطمینان کے بعد نکاح فسخ کردیں گے۔

۶- اوپر جو حکم لکھا گیا وہ اس صورت میں ہے جب کہ شوہر کی مفقود الخبر ی کے علاوہ بیوی کو اور کوئی شکایت نان ونفقہ وغیرہ کی نہ ہو۔

۷- اگر شوہر مفقود الخبر ہو اور بیوی کے نان ونفقہ کا بھی کوئی نظم نہ ہو اور عورت کے فتنہ میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ ہو تو نفقہ کا نظم نہ ہونے اور عورت کو فتنہ سے بچانے کی بنیاد پر چار سال انتظار کئے بغیر دعویٰ ثابت ہونے پر نکاح فسخ کر دیا جائے گا۔

درخواست دیتے وقت اس کا خیال رکھیں:

۱- شوہر کہاں سے غائب ہوا؟ ضرور لکھیں۔

۲- جہاں سے غائب ہوا وہاں کے خاص خاص لوگوں کا پتہ ضرور لکھا جائے۔

۳- شوہر کے خاص رشتہ داروں اور اس کی بستی یا محلّہ کے معززین کا پتہ ضرور لکھا جائے۔

غائب غیر مفقود:

۱-(الف) غائب غیر مفقود سے مراد وہ شخص ہے جو اپنا وطن چھوڑ کر کسی اور جگہ چلا گیا ہو نہ خط وکتابت کرتا ہو، اور نہ بیوی کا نان ونفقہ دیتا ہو، بلکہ ایک دم بے تعلق ہو کر بیوی کو کالمعلقہ چھوڑ رکھا ہو، اور طلب کرنے پر وہ حاضر نہ ہوتا ہو، یا ایسے مقام پر ہو جہاں سے اس کا حاضر ہونا ناممکن یا مشکل ہو۔

(ب) وہ شخص بھی غائب غیر مفقود ہے جس کے بارے میں اتنا یقیناً معلوم ہے کہ وہ زندہ ہے، لیکن اس کا کوئی ٹھکانا نہ ہو، کبھی کہیں دیکھا جاتا ہو اور کبھی کہیں، کوئی صحیح پتہ بتانا اس کا مشکل ہو کہ وہ اس وقت کہاں ہے، اور بیوی کے نان ونفقہ وغیرہ سے بالکل غافل ہو۔

۲- ایسے شخص کی بیوی اگر چاہے تو قاضی شریعت کے یہاں علیحدگی کی درخواست دے سکتی ہے۔

۳- اگر بیوی شوہر کا غائب غیر مفقود ہونا ثابت کر دے اور یہ بھی ثابت کر دے کہ شوہر نہ نفقہ دے کر گیا ہے اور نہ جا کر بھیجا ہے اور نہ یہاں نفقہ کا کچھ انتظام کر کے گیا ہے، اور نہ بیوی نے اس شوہر کا نفقہ معاف کیا ہے اور صورت حال یہ ہے کہ شوہر کا پتہ معلوم ہے، اور اس کے پاس معتمد ذریعہ سے قاضی کا حکم پہنچ سکتا ہے، تو ایسی صورت میں قاضی شریعت ایک مناسب مدت مقرر کر کے شوہر کو حکم دیں گے کہ وہ اس عرصہ میں

(الف) اپنی بیوی کے حقوق ادا کرے۔ یا

(ب) طلاق دے دے۔

اگر شوہر اس حکم پر عمل نہ کرے تو مدت گذرنے پر قاضی شریعت پوری طرح اطمینان کر لینے کے بعد نکاح فسخ کر دیں گے، اور اگر مقدمہ کی مخصوص نوعیت کے پیش نظر قاضی مہلت دینے کی ضرورت محسوس نہ کریں، یا مدعا علیہ کا کوئی متعین مقام معلوم نہ ہو، جیسا کہ دفعہ (۱) شق (ب) میں وضاحت کی گئی ہے تو ایسی صورت میں قاضی بلا مہلت دیئے تفریق کا حکم دیں گے۔

شوہر کا ادائیگی نفقہ سے عاجز ہونا:

اگر شوہر کے پاس مال نہ ہو اور نہ وہ کما کر بیوی کو نان ونفقہ دینے کی صلاحیت رکھتا ہو یا کمانے کی صلاحیت رکھتا ہے مگر کماتا نہیں ہے اور اس وجہ سے بیوی کو نان ونفقہ دینے سے عاجز ہے تو عورت شوہر کے نفقہ سے عاجز ہونے کی بنیاد پر علیحدگی کی درخواست دے سکتی ہے۔

شوہر کا استطاعت کے باوجود نفقہ نہ دینا:

اگر شوہر کے پاس مال ہے یا وہ کماتا ہے، بیوی کو نفقہ دینے کی قدرت حاصل ہے، پھر بھی نفقہ نہیں دیتا ہے، ایسی صورت میں نفقہ نہ دینے کی بنیاد پر عورت علیحدگی کی درخواست دے سکتی ہے۔

شوہر کا بیوی پر ظلم کرنا اور شریعت کے مقرر کردہ حقوق کو ادا نہ کرنا:

۱- اگر شوہر بیوی کو بلا کسی معقول سبب کے زدوکوب کرے، سب وشتم کرے، یا معقول سبب پر مقررہ حد سے زیادہ زدوکوب کرے تو یہ ظلم میں شمار ہوگا۔

۲- اگر بیوی کو شوہر کے یہاں نان ونفقہ اور رہنے سہنے کی کوئی تکلیف نہ ہو، مگر شوہر التفات، محبت اور حق زوجیت کی ادائیگی سے گریز کرے جو اس پر شریعت نے ضروری قرار دیا ہے تو ایسا کرنا بھی ظلم میں شمار ہوگا۔

۳- اگر شوہر عورت کے ساتھ ایسا طرز عمل اختیار کرے جس سے عورت کی عصمت پر خطرہ ہو اور اس کے فتنہ میں پڑ جانے کا ڈر ہو، یہ طرز عمل بھی ظلم میں شمار کیا جائے گا۔

۴- مذکورہ بالا صورتوں میں ظلم اور ایذا رسانی زوج کی بنیاد پر عورت فسخ نکاح کی درخواست دے سکتی ہے، اور قاضی شریعت پوری طرح مطمئن ہوجانے کے بعد ضرر وظلم دور کرنے فتنوں کا سد باب کرنے کی خاطر نکاح فسخ کر دیں گے۔

۵- اس قسم کی درخواستوں میں تکلیف اور ظلم کی نوعیت پوری وضاحت اور تفصیل سے لکھی جائے۔

شوہر کا مجبوب ہونا:

۱- ایسا شخص جس کا آلۂ تناسل بالکل نہ ہو، یا کٹا ہوا ہو، اس کو مجبوب کہتے ہیں۔

۲- ایسی صورت میں عورت علیحدگی کے لئے درخواست دے سکتی ہے اور دعویٰ ثابت ہونے پر نکاح فسخ کر دیا جائے گا۔

شوہر کا عنّین ہونا:

۱- شوہر نامرد ہو یعنی باوجود عضو مخصوص رکھنے کے عورت سے جماع پر قادر نہ ہو۔

۲- ایسی صورت میں علیحدگی کے لئے درخواست دے سکتی ہے۔

۳- اگر طبی معائنہ کی ضرورت ہوگی تو اس کے اخراجات درخواست دہندہ کے ذمہ ہوں گے۔

شوہر کا مجنون ہونا:

۱- مجنون پاگل کو کہتے ہیں۔

۲- شوہر کے پاگل ہونے کی بنیاد پر عورت فسخ نکاح کے لئے درخواست دے سکتی ہے۔

۴- درخواست میں یہ ضرور لکھا جائے کہ شوہر کب سے پاگل ہے، جنون مستقل ہے یا عارضی؟

شوہر کا جذام، برص، یا کسی ایسے مرض میں مبتلا ہونا جس کے باعث بغیر ضرر کے عورت کا ساتھ رہنا ناممکن ہو مثلاً ایڈز۔

۱- جذام کوڑھ کو کہتے ہیں۔

۲- برص چرک (سفید داغ) کو کہتے ہیں۔

نکاح کا غیر کفو میں ہونا یا غبن فاحش کے ساتھ ہونا:

۱- عدم کفاءت اس کو کہتے ہیں کہ میاں بیوی (الف) مذہب (ب) نسب (ج) حرفہ (د) دینداری میں باہم برابر نہ ہوں۔

۲- اگر ان باتوں میں برابری نہ ہوتو قاضی کو اختیار ہے کہ وہ شرعی اسباب و وجوہ اور تمام مصالح وحکم پر نگاہ رکھ کر مناسب سمجھے تو میاں بیوی میں تفریق کردے۔

بالغہ عورت کے احکام:

۱- بالغہ عورت نے اپنا نکاح غیر کفو میں ولی عصبہ کی اجازت کے بغیر خود کیا تو اس صورت میں تفریق کی درخواست دینے کا حق ولی کو ہوگا۔

۲- بالغہ عورت نے اپنا نکاح غیر کفو میں عدم کفاءت کا علم ہونے کے باوجود ولی کی اجازت سے کیا، تو اس صورت میں عدم کفاءت کی بنیاد پر فسخ نہیں کیا جاسکتا۔

۳- جب کہ بالغہ عورت نے ولی کو نکاح کی اجازت کفاءت کی شرط پر دی، اور ولی نے اس کا نکاح غیر کفو میں کر دیا تو عورت کو عدم کفاءت کی بنیاد پر درخواست دینے کا حق ہوگا۔

۴- ''غبن فاحش'' سے مراد وہ مہر ہے جو مہر مثل سے غیر معمولی حد تک کم ہو۔

خیارِ بلوغ:

۱- نابالغی کی حالت میں کئے گئے نکاح کو بالغ ہونے پر نامنظور کر دینے کا حق ''حق خیار بلوغ'' کہلاتا ہے۔

۲- نابالغ کا نکاح اگر اس کے باپ دادا نے کیا ہو، تو اسے بالغ ہونے پر نکاح کو نامنظور کر دینے کا حق نہیں ہوگا۔

۳- الا یہ کہ (الف) باپ دادا معروف بسوء الاختیار ہوں۔ (ب) فاسق متہتک ہوں،

(ج) نکاح نشہ کی حالت میں کر دیا ہو، ایسی صورت میں نابالغ کو بالغ ہونے پر نکاح کو نامنظور کرنے کا حق ہوگا، اور اس بنیاد پر دعویٰ قابل سماعت ہوگا۔

۴- معروف بسوء الاختیار سے مراد باپ، دادا کا لالچ یا ناعاقبت اندیشی اور لاابالی پن کی وجہ سے بدتدبیریوں میں معروف ہونا ہے۔

۵- فاسق متہتک سے مراد ایسا شخص ہے جو فسق میں مبتلا ہو، اور بے باک و بے غیرت ہو۔

۶- اگر کسی نابالغ لڑکی کا نکاح باپ دادا کے علاوہ کسی اور ولی نے کیا ہو تو بالغ ہوتے ہی فوراً مجلس بلوغ میں اپنی زبان سے اس نکاح کی نامنظوری کا اعلان نہیں کیا تو اسے حق خیار بلوغ نہیں رہے گا۔

۷- آثار بلوغ سے مراد خون حیض کا جاری ہونا ہے۔

۸- جس کنواری نابالغ لڑکی کو پہلے سے نکاح کا علم نہیں تھا، بالغ ہونے کے بعد علم ہوا، اور اس نے اسی مجلس میں فوراً نکاح سے بیزاری ظاہر نہیں کی تو اسے بھی نامنظوری کا اختیار باقی نہیں رہے گا۔

۹- اظہار بے زاری کے فوراً بعد کم از کم دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کو فوراً گواہ بنا دینا بھی ضروری ہے۔

۱۰- کنواری، نابالغ لڑکی جس وقت بالغ ہوئی اسے اگر اپنا نکاح پسند نہ ہو تو اسے فوراً اپنی ناپسندیدگی زبان سے ظاہر کر دینی چاہئے، (چاہے وہاں پر کوئی ہو یا نہ ہو) اگر وہاں پر اور لوگ موجود ہوں تو انھیں گواہ بنا دینا چاہئے، اگر وہاں پر نہ ہوں تو لوگوں کو پکار کر یا لوگوں کے پاس جا کر گواہ بنا دینا چاہئے کہ میں نے بالغ ہوتے ہی اپنا نکاح نامنظور کر دیا ہے، آپ لوگ گواہ رہیں۔

۱۱- ثیبہ اور لڑکے کو حق خیار بلوغ اس وقت تک حاصل رہے گا جب تک صراحتاً نکاح سے رضامندی ظاہر نہ کی ہو، یا جب تک کوئی ایسا عمل صادر نہ ہوا ہو جو رضا کی دلیل بنے۔

۱۲- ''ثیبہ'' سے مراد ''شوہر دیدہ'' ہے۔

عورت کا حرمت مصاہرت بہ سبب زنا و دواعی جماع سے دوچار ہونا:

۱- حرمت مصاہرت بہ سبب زنا و دواعی جماع سے مراد یہ ہے کہ

(الف) شوہر نے بیوی کے اصول یا فروع کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا ہو۔ یا شہوت کے ساتھ دواعی جماع کا ارتکاب کیا ہو۔

(ب) بیوی نے شوہر کے اصول یا فروع کے ساتھ جماع یا شہوت کے ساتھ دواعی جماع کا ارتکاب کیا ہو۔

۲- اگر خدانخواستہ ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت پیدا ہو تو میاں بیوی میں سے ہر ایک دوسرے کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتے ہیں۔

۳- ایسی صورت پیدا ہونے پر مرد کو فوراً چاہئے کہ بیوی کو کہہ دے کہ ''میں نے تجھ کو چھوڑ دیا'' اور اس کو اپنی زوجیت سے الگ کر دے۔

۴- اگر مرد ایسا نہ کرے تو ضروری ہے کہ عورت قاضی کے پاس علیحدگی کی درخواست دے کر تفریق کا حکم حاصل کر لے۔

۵- واضح رہے کہ حرمت مصاہرت فقہی تصریحات کی بنا پر اتنا نازک مسئلہ ہے کہ حرمت مصاہرت کے لئے ان افعال کا قصداً ارتکاب ضروری نہیں، بلکہ کسی سے بے خبری میں بھی کوئی ایسا فعل سرزد ہو جائے پھر بھی حرمت مصاہرت قائم ہو جاتی ہے، مثلاً

اندھیرے میں خوشدامن کو بیوی سمجھ کر شہوت کی حالت میں ہاتھ لگادیا پھر بھی بیوی حرام ہوگئی۔

شوہر بیوی میں سے کسی کا مرتد ہونا:

۱- مرتد سے مراد اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دین اختیار کر لینا ہے مثلاً ہندو یا کرسچین یا قادیانی ہوجانا۔

۲- میاں بیوی میں سے اگر ایک مرتد ہوجائے اور اسلام پیش کرنے پر توبہ نہ کرے، اور دوسرے دین پر قائم رہے تو قاضی کے پاس درخواست دے کر تفریق کا حکم لے لینا ضروری ہے۔

نکاح کے بعد رضاعت کا علم ہوجانا:

۱- اگر نکاح ہوجانے کے بعد معلوم ہو کہ میاں بیوی کے درمیان رضاعت کا رشتہ ہے، تو ایسی صورت میں مرد کو چاہئے کہ فوراً یہ کہہ کر ''میں نے تجھ کو چھوڑ دیا'' الگ کردے۔

۲- اگر شوہر ایسا نہ کرے تو عورت کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ قاضی شریعت کے یہاں درخواست دے کر تفریق کا حکم لے لے۔

طلاق:

احکام طلاق کی تفصیلات کتب فقہ میں مذکور ہیں، اور یہاں اس کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں، طلاق کے معاملہ میں قاضی کے اختیارات کو اس وقت دخل ہوگا، جبکہ میاں بیوی کے درمیان طلاق یا عدد طلاق میں اختلاف واقع ہو، ایسی صورت میں دارالقضاء میں درخواست دی جائے، دارالقضاء سے شواہد و ثبوت پر قواعد شرعیہ کی روشنی میں غور کر کے فیصلہ کر دیا جائے گا۔

ضروری باتیں:

۱- ہر درخواست کے ساتھ مبلغ............روپے ڈاک خرچ کے لئے لئے جاتے ہیں، جو اطلاعات وغیرہ پر صرف ہوتے ہیں۔

۲- دارالقضاء میں اگر دوران مقدمہ مہلت یا حاضری وغیرہ کی درخواست دی جائے تو اسے درخواست کے مطبوعہ فارم پر ہونا چاہئے، جس کی قیمت دو روپیہ ہے، اور اگر سادہ کاغذ پر درخواست بھیجی جائے تو پانچ روپیہ کا ڈاک ٹکٹ ساتھ بھیجا جائے۔

۳- مقدمہ کی پیروی کے لئے مدعی یا مدعا علیہ کسی شخص کو مقرر کر سکتے ہیں، ایسے شخص کو وکیل کہتے ہیں، اس صورت میں مدعی یا مدعا علیہ کو درخواست دینا ہوگا کہ ہم نے فلاں شخص کو مقدمہ کی پیروی کے لئے اپنا وکیل مقرر کیا، وہ جو کچھ کرے گا ہم اس کے پابند ہوں گے اور وکیل کو بھی وکالت کی منظوری لکھنی ہوگی، وکالت نامہ کے مطبوعہ فارم کی قیمت دو روپیہ ہے۔

۴- دارالقضاء میں مدعی یا مدعا علیہ کو بذریعہ ڈاک طلب کیا جاتا ہے، بغیر دارالقضاء کی طلبی کے بے وقت حاضر ہونے پر زیرباری ہوگی اور خرچہ بے کار رہوگا۔

گواہی اور کاغذات ثبوت:

۱- گواہی میں باپ، دادا، بیٹا، بیٹی، ماں، نانی، دادی، میاں اور بیوی کو پیش نہ کیا جائے، اگر کسی خاص معاملہ میں قاضی ضرورت محسوس کریں تو ان لوگوں کو طلب کیا جا سکتا ہے۔

۲- گواہی میں ایسے لوگوں کو پیش کیا جائے جو واقعات اور دعویٰ کو بطور خود اور براہ راست جانتے ہوں۔

۳- ہر ایسا کاغذ جس کو کسی فریق نے بطور ثبوت پیش کیا ہو ضروری ہے کہ دوران سماعت اس کی تصدیق کرائی جائے تا کہ وہ عندالقضاء قابل قبول ہو سکے۔

۴- داخل کئے ہوئے کاغذات ثبوت مدت مرافعہ (اپیل) گذرنے پر واپس کئے جاتے ہیں۔

حصول نقل کے ضابطے:

۱- اگر کسی فریق کو کسی ضروری کاغذ کی نقل باضابطہ لینی ہو تو اسے درخواست کے مطبوعہ فارم پر جس کی قیمت دو روپیہ ہے نقل حاصل کرنے کے لئے قاضی شریعت کے پاس درخواست دینی ہوگی۔ اگر درخواست سادہ کاغذ پر بھیجی جائے تو پانچ روپیہ کا ڈاک ٹکٹ ساتھ بھیجا جائے۔

۲- درخواست میں مقدمہ نمبر کی تصریح کے ساتھ ان کاغذات کی تفصیل بھی ضروری ہے جن کی نقل درخواست دہندہ کو لینی ہے۔

۳- مقررہ اجرت کی دو تہائی رقم پیشگی داخل ہونے پر نقل جاری ہو سکے گی۔

۴- اگر نقل ڈاک سے منگوانی ہو تو رجسٹری خرچ الگ سے داخل کرنا ہوگا۔

۵- کسی بھی کاغذ کی مطلوبہ نقل اسی صورت میں جاری ہو سکے گی جب کہ قاضی شریعت اس کی نقل جاری کرنا مناسب سمجھیں۔

درخواست کے نمونے

..........آئندہ صفحات
میں چند قسم کی درخواستیں
نمونے کے طور پر لکھ دی گئی ہیں،
ان کو سامنے رکھ کر درخواست
(عرضی دعویٰ) لکھی جاسکتی ہے،
درخواست فل اسکیپ سائز کے
بڑے کاغذ پر لکھی جائے۔........

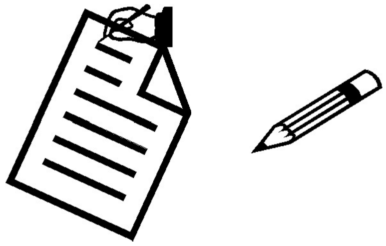

نمونہ درخواست مفقود الخبر

به دارالقضاء .....

مقدمہ نمبر..........سنہ ھ

مسماۃ..........بنت..........ساکن موضع.......ڈاکخانہ.......تھانہ.......ضلع............مدعیہ

بنام

مسمّی ....ولد.........ساکن موضع........ڈاکخانہ.....تھانہ.........ضلع............مدعاعلیہ

حال مقام:..

بحضور جناب قاضی صاحب دارالقضاء بہ ....

گذارش ہے کہ من مدعیہ کی شادی عرصہ............ہوئے کہ مدعاعلیہ سے ہوئی تھی، اس وقت میری عمر .... ہے، شادی کے بعد ....تک ہم زن وشو ساتھ رہے، لیکن ....ہوئے کہ مدعاعلیہ مفقود الخبر ہے،اور باوجود تلاش وجستجو کے اس کا کوئی پتہ نہیں ہے۔

مدعاعلیہ یعنی میرے شوہر کے فلاں فلاں رشتہ دار بھی زندہ ہیں جن کا پتہ یہ ہے ....ان سے بھی زوج مفقود الخبر کے مفقود الخبری کی تصدیق کی جاسکتی ہے۔

اس وقت من مدعیہ کی عمر............. ہے اور عاقل بالغ ہے، اور بوجہ مفقود الخبری زوج نہایت پریشان زندگی بسر کررہی ہے، اس لئے استدعا ہے کہ بر بنائے مفقود الخبری زوج میرا نکاح فسخ کردیا جائے اور دوسرے عقد کی اجازت دی جائے۔

عرضی

فدویہ مسماۃ..........بقلم............تاریخ تحریر

نشان انگوٹھا

نمونہ درخواست فسخ نکاح

به دارالقضاء ....

مقدمہ نمبر.......... سنہ ھ

مسماۃ..........بنت...........ساکن موضع.......ڈاکخانہ......تھانہ.......ضلع...........مدعیہ

بنام

مسمّٰی...........ولد........ساکن موضع........ڈاکخانہ.....تھانہ.........ضلع............مدعاعلیہ

بحضور جناب قاضی صاحب دارالقضاء ....

گذارش یہ ہے کہ من مدعیہ کی شادی مدعاعلیہ مسمّٰی .... سے ہوئی تھی، اور دین مہر........مقرر ہوا تھا، اور اس وقت مدعیہ کی عمر...........تھی، شادی کو عرصہ..............ہوا اور اب مدعیہ کا سن............ہے اور عاقل بالغ ہے، شادی کے بعد سے..............عرصہ تک زن وشو کے تعلقات ....رہے، لیکن اب عرصہ .... سے میرا شوہر (مدعاعلیہ) میری خبر گیری نہیں کرتا، اور میرے کھانے کپڑے سے بالکل غافل ولاپرواہ ہے۔

اس کے علاوہ...(اگر کوئی اور تکلیف ہوتو لکھے)

چونکہ میری زندگی سخت مصیبت سے گذر رہی ہے اور میں فاقہ مستی کی زندگی بسر کر رہی ہوں، بنابریں بر بنائے عدم توجہی وایذا رسانی زوج میں علیحدگی چاہتی ہوں۔ ....

استدعا ہے کہ مذکور الصدر اسباب کی بنا پر مدعاعلیہ سے میرا نکاح فسخ کر دیا جائے۔

عرضی

فدویہ مسماۃ..........بقلم...........تاریخ تحریر

نشان انگوٹھا

نمونہ درخواست خیارِ بلوغ

به دارالقضاء ....

مقدمہ نمبر..........سہ ھ

مسماۃ..........بنت...........ساکن موضع.......ڈاکخانہ......تھانہ.......ضلع............مدعیہ

بنام

مسمّٰی ....ولد..........ساکن موضع........ڈاکخانہ.....تھانہ.........ضلع............مدعاعلیہ

بحضور جناب قاضی صاحب دارالقضاء بہ ....

گذارش من مدعیہ یہ ہے کہ عرصہ............ہوئے کہ میرا عقد باجازت (باپ یا دادا کے علاوہ جس کی اجازت سے ہوا ہو، اس کو درج کرنا چاہئے) مدعاعلیہ سے ہوا تھا عقد کے وقت مدعیہ کا سن ....تھا، اور مدعیہ نابالغ تھی، عقد کے کچھ عرصہ بعد معلوم ہوا کہ میرا شوہر آوارہ واوباش ہے، اور ادائیگی نفقہ وغیرہ کی صلاحیت نہیں رکھتا، بنابریں مجھے یہ شوہر ناپسند تھا۔

اب میں نے بالغ ہوتے ہی یعنی جلسہ بلوغ میں اپنے اس نکاح سے جو مدعاعلیہ کے ساتھ ہوا تھا فلاں فلاں عورتوں اور مردوں کے سامنے اظہار بیزاری کردیا، اور اس نکاح کو نامنظور کردیا۔ لہٰذا بذریعہ درخواست ہذا ملتجی ہوں کہ میرے اس نکاح کو جس کی نامنظوری کا شرعاً مجھے اختیار ہے تحقیق کر کے فسخ کردیا جائے، اور دوسرے عقد کی اجازت دی جائے۔

عرضی

فدویہ مسماۃ..........بقلم........تاریخ تحریر

نشان انگوٹھا

نمونہ درخواست زوج مجنون

بہ دارالقضاء ....

مقدمہ نمبر.......سـ ھ

مسماۃ...........بنت..........ساکن موضع.......ڈاکخانہ......تھانہ.......ضلع............مدعیہ

بنام

مسمّٰی.........ولد...........ساکن موضع........ڈاکخانہ.....تھانہ.........ضلع............مدعاعلیہ

بحضور اقدس جناب قاضی صاحب دارالقضاء...............................

گذارش ہے کہ من مدعیہ کی شادی.................مدعاعلیہ کے ساتھ ہوئی تھی، شادی کے بعد ....تک ہمارے تعلقات خوشگوار رہے، لیکن .... سے میرا شوہر (مدعا علیہ) مجنون ہوگیا ہے، اور بالفعل مخبوط الحواس اور فاتر العقل ہے، حقوق کی ادائیگی کی صلاحیت نہیں رکھتا.................. برس تک علاج بھی کرایا گیا، لیکن اس کا مرض لاعلاج ہو چکا ہے اور علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

چونکہ من مدعیہ جوان عاقل وبالغ ہے، اور فطری خواہشات کی بنا پر لغزش کا احتمال ہے بنابریں استدعا ہے کہ بر بنائے جنون زوج من مدعیہ کا نکاح فسخ کر دیا جائے، اور دوسرے عقد کی اجازت دی جائے۔

عرضی

فدیہ مسماۃ.........بقلم.......تاریخ تحریر

نشان انگوٹھا

نمونہ درخواست خلع

به دارالقضاء ....

مقدمہ نمبر.........ـــــــہ ھ

مسماۃ...........بنت..........ساکن موضع.......ڈاکخانہ......تھانہ.......ضلع............مدعیہ

بنام

مسمّٰی ....ولد...........ساکن موضع........ڈاکخانہ.....تھانہ.........ضلع...........مدعاعلیہ

بحضور جناب قاضی صاحب دارالقضاء................................

گذارش ہے کہ من مدعیہ کی شادی ....سال ہوئے کہ مدعا علیہ مذکور سے ہوئی، شادی کے بعد.........تک تعلقات ....رہے۔

چونکہ شوہر مذکور مدعیہ کے خاطر خواہ حقوق ادا نہیں کرسکتا، اور فدویہ کا میلان طبع بھی مدعاعلیہ کی طرف نہیں ہے، اس کے علاوہ اس کے اور ہمارے مزاج میں اختلاف ہے، جس سے نباہ مشکل ہے، اور زن وشو کی زندگی خوشگوار نہیں گذر سکتی، بنا بریں من مدعیہ اپنے شوہر سے خلع چاہتی ہے، اور اس کے عوض اپنا کل زر دین مہر معاف کرنے کو تیار ہے، یا مزید .... رقم دینے کو تیار ہے، درخواست ہے کہ شوہر مذکور سے میرا خلع کر دیا جائے، تاکہ من مدعیہ اپنا دوسرا عقد کر کے اپنی زندگی خوشگوار بنا سکے۔

دستخط درخواست دہندہ، تاریخ تحریر

یا نشان انگوٹھا

اجمالی نمونہ درخواست بابت حقیت

به دارالقضاء.........

مقدمہ نمبر.........۔۔۔ھ

....مدعی/مدعیہ

بنام

....مدعا علیہ/مدعا علیہا

بحضور جناب قاضی شریعت دارالقضاء......................................

عرض ہے کہ من مدعیہ/مدعی عاقل بالغ ہے اور بحالت صحت حواس وثبات عقل اپنا ایک مقدمہ حقیت عدالت میں پیش کر رہا ہے۔

صورت حال یہ ہے کہ میرے والد ۔۔۔ء میں انتقال کر گئے، میرے بڑے بھائی مسمی عبداللہ جو والد کے زمانہ میں ہی جملہ اراضی و جائداد کی دیکھ بھال کرتے تھے اور جملہ کاغذات ان کی تحویل میں رہا کرتے تھے، اور ہنوز ہیں۔

والد مرحوم نے صرف ہم دو بھائیوں کو اپنا وارث چھوڑا والد مرحوم کی کل اراضی دس بیگھہ ہے اور تین قطعہ پختہ مکان شہر........................ میں ان کے نام ہے۔

اراضی مزروعہ کی تفصیل مع حدود اربعہ ذیل میں درج ہے:

کھاتہ نمبر.......خسرہ نمبر.......اتر دکھنی پورب پچھم..............................

تین قطعہ پختہ مکان جو..........رقبہ پر ہے..................کمرے ہیں، جن کی حدود اربعہ

درج ذیل ہیں...................................اور ماہوار کرایہ...........روپئے کرایہ داروں سے مدعاعلیہ مذکور وصول کرتے آرہے ہیں۔

میں نے بار بار مطالبہ کیا کہ شرعی سہام کے مطابق جملہ متروکہ میرا حصہ مجھ کو دے دیا جائے مگر مدعاعلیہ کی توجہ نہیں ہے۔

دارالقضاء میرا حصہ شرعاً مجھے دلائے اور عملاً تقسیم کر کے ہر وارث کو اس کا حصہ دے کر حق رسی کی جائے۔

دستخط عرضی دہندہ

❁ ❁ ❁

This document was created with Win2PDF available at http://www.win2pdf.com.
The unregistered version of Win2PDF is for evaluation or non-commercial use only.
This page will not be added after purchasing Win2PDF.